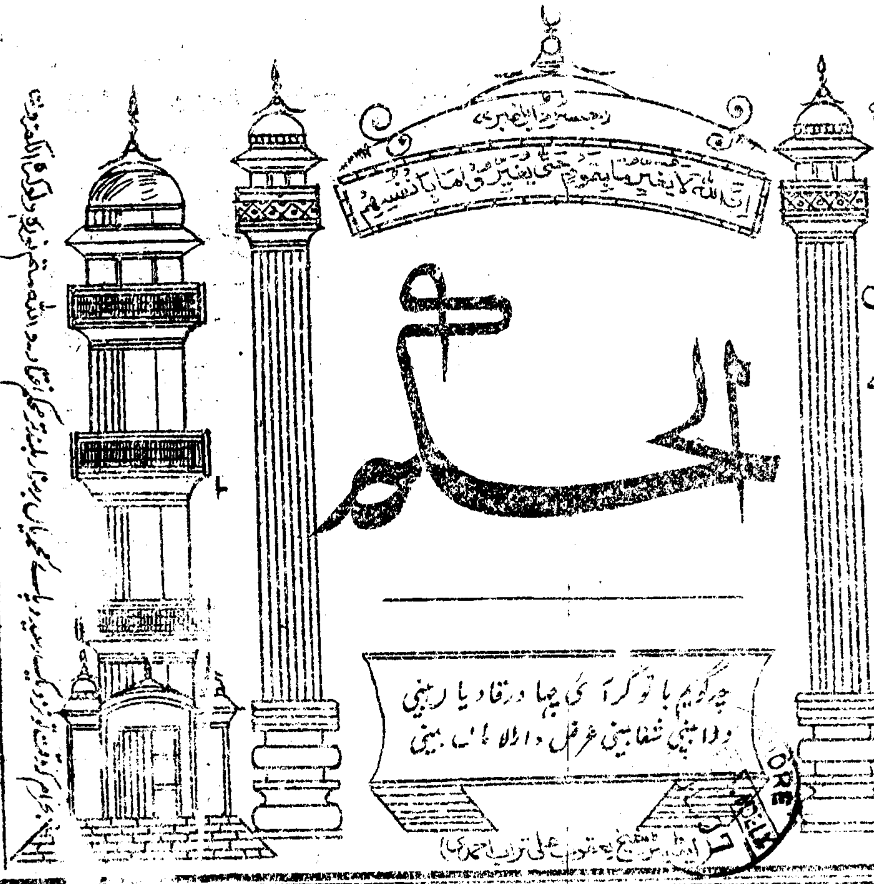


قیمت پیشگی سالانہ
۱۔ عوام سے صہ
۲۔ خواص و معاونین سے ...
۳۔ ہندوستان سے باہر سے
غیر مذاہب والوں سے ...
جماعت کے غیر مستطیع
روپیہ سے کم آمدنی
کے لوگوں سے ...

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

نمبر ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ جلد ۱۸

اسلام کو اپنے نادان دوستوں سے بچاؤ

کسی پختہ کار نے کیا ہی سچ کہا ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے۔ اسلام کو جس قدر صدمہ اور نقصان اس کے نادان دوستوں نے پہونچایا ہے وہ اس کے دشمنوں کی طرف سے ہرگز نہیں پہونچا۔ علمی اور عملی حملے جو اسلام پر کئے جاتے ہیں اس کے پیدا کرنیوالے وہی نادان دوست ہیں جو اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کا حامی اور بہی خواہ ظاہر کرتے ہیں۔ میں اس مضمون کو اگر تصریح سے لکھوں تو یہ بہت لمبا ہو سکتا ہے۔ اور اس کے مختلف پہلو قابل بحث ٹھیرائے جا سکتے ہیں۔ مگر میں آج صرف موجودہ ملکی ہلچل یا شورش کے پہلو پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

۱۴ مئی ۱۹۱۴ء کے الحکم کے صفحہ ۴ پر میں نے ایک آرٹیکل اس عنوان سے لکھا تھا

بدخواہی سرکار کا نیا مسئلہ

اس میں میں نے مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث کے اس رویہ اور طرز تحریر کو خطرناک ظاہر کرنا چاہا ہے جو اس نے موجودہ ایجی ٹیشن پر ریمارک کرنے میں اختیار کیا ہے۔ فی الحقیقت یہ طریق بہت ہی خطرناک ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ اور تاج انگلستان کے خلاف ناسمجھ مسلمانوں کے گروہ میں یہ کہکر بدظنی پھیلانے کی کوشش کیجاوے

کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی پولیسی سے اسلامی ممالک کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ دانشمند اور زیرک مسلمان تو جانتے ہیں کہ اصلیت کیا ہے اور خود ان اسلامی ممالک کی اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کیسی ہے؟ لیکن جو لوگ حالات سے ناواقف ہیں ان کا بھڑک اٹھنا کچھ کم تعجب خیز نہیں۔ ہم احمدیوں پر تو ثناء اللہ اور اس کے امثال و اقران پہلے ہی سے بدگمان اور بدظن ہیں کہ یہ دوسری اسلامی سلطنتوں یہاں تک کہ ٹرکی کی حکومت کو بھی عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے اور سلطان کی حکومت پر دولت برطانیہ کی حکومت کو ترجیح دیتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ حالات اور واقعات کا علم رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ جب حسین کامی سلطنت ٹرکی کا ایک وائس قونصل قادیاں میں آیا تھا اور حضرت مسیح موعود نے محض خیر خواہی اور نیک نیتی سے اعیان سلطنت ٹرکی کی حقیقت کو اس پر منکشف کیا تھا تو اسلامی اخبارات نے ایک طوفان بے تمیزی حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے خلاف پیدا کر دیا تھا اور ایک بزرگ (جو اب وفات پا چکے ہیں) نے چودھویں صدی اخبار میں

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

کا شعر لکھکر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو سخت دکھ دیا تھا اور آخر خدا نے اسی کو ایک نشان عظیم کا نشانہ بنایا۔

یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت

دوسری اسلامی سلطنتوں پر حکومت انگلستان کو ترجیح دیتا ہے اور اسکی وجہ حکومت مذکور کا

عدل و انصاف اور عام مذہبی آزادی ہے

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ جس آزادی کے ساتھ اپنے مذہب کی اشاعت گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ کر سکتے ہیں احمد جو سامان اور وسایل ہمیں یہاں حاصل ہیں وہ اسلامی ممالک میں قطعاً میسر نہیں۔ سلطنت برطانیہ کے تحت حکومت میں باوصف اس کے کہ عیسائی مذہب کی ہم تردید کرتے ہیں ہمارا ایک ہی فرد ہلاک نہیں کیا گیا اور نہ سنگسار کیا گیا مگر کیا سلطنت کابل کا یہ واقعہ ہم بھول سکتے ہیں جہاں ایک نہیں ہمارے دو معزز اور اہل اثر اور سرگرم احمدی حضرت جہاں کے فتوی پر شہید کر دیئے گئے۔

غرض

ہمیں خواہ کوئی خوشامدی کہے یا جو اس کا جی چاہے کہے ہم سچی بات کے کہنے سے نہ رک سکتے ہیں اور نہ مسلمانوں کو اس ہدایت اور مشورہ دینے سے باز رہ سکتے ہیں کہ

مسلمانوں کے لئے تاج برطانیہ کا سایہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جسکی قدر کرنا اور وفاداری اور خیر خواہی سے اسکی رعایا رہنا ہر ایک ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ جو لوگ بیرونی سلطنتوں سے تعلقات کو محض سماعی باتوں پر یقین کر کے گورنمنٹ کے ذمہ لگا کر مسلمانوں کو بدظن کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ اسی بنا پر میں نے مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث کے اس طرز تحریر کو سخت ناپسند کیا تھا۔ یہ طریق کیسا مذموم اور مسموم ہے اس کا اندازہ اس تحریر سے ہو سکتا ہے جو شیخ عبد اللہ بلوچ نے شایع کی ہے جس میں اس نے کھلے طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ

سچے اسلامی خیالات کا اظہار کرنیوالا اہلحدیث ہی ہے بقول اس کے اہلحدیث علانیہ انگریزوں پر دنیا سے مسلمانوں کے نیست و نابود کرنے کا الزام عاید کرتا ہے۔ یہ مضمون جو عبد اللہ بلوچ نے لکھا ہے اسی مضمون کی بنا پر لکھا ہے جس کا ذکر میں نے الحکم مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۷ء میں کیا تھا یعنے ۱۷ رمئی ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث کی بنا پر وطن کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ کی اس تعریف کو جو عبد اللہ بلوچ نے کی ہے خدمت قرار دیتا ہے اور فی الحقیقت یہ بات ہے بھی سچ کیونکہ اگر کوئی خود گورنمنٹ کی رعایا کہلا کر اسپر ایک قوم کے نیست و نابود کر دینے کا الزام لگاتا ہے تو اس کے خیالات گورنمنٹ کی نسبت جو کچھ بھی ہو سکتے ہیں وہ ظاہر ہیں۔

مجھے اس سے بحث نہیں کہ ان دونوں میں سچا کون ہے؟ وطن یا اہلحدیث اور اس کا مداح عبد اللہ بلوچ۔ مگر میں اس قدر ضرور کہوں گا۔ کہ عبد اللہ بلوچ کا اس قسم کا مضمون شایع کرنا عبد اللہ بلوچ کی اندرونی حالت اور جذبات کو ظاہر کر دیا لازم ہے اور یہی وجہ ہے جو وطن کے ایڈیٹر

مولوی انشاء اللہ خاں نے اس کو حمید رضا کی طبقہ کا مسلمان کہا ہے اور حمید رضا جن خیالات اور جذبات کو اپنے اخبار میں ظاہر کر رہا ہے اور اسکی پبلک تقریروں سے جو کچھ ثابت ہوا ہے وہ ایک امر ظاہر ہے۔ بہرحال مولوی انشاء اللہ خاں نے اتنا تسلیم کر لیا ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ عبد اللہ بلوچ کے خیالات مسلمانوں کی عام رائے کا آئینہ نہیں ہونے چاہئیں۔ اور مسلمان گویا انہیں سخت ناپسند اور مکروہ خیال کرتے ہیں مگر مولوی انشاء اللہ خاں نے اگر دیدہ دانستہ واقعات کو نہیں چھپایا اور یا اگر اسے فی نفسہ علم ہی نہیں تو میرا خیال ہے کہ واقعات کے ظاہر ہو جانے پر وہ یقین کرے گا کہ مولوی ثناء اللہ ہی کے خیالات کا اظہار بلوچ نے کیا ہے۔ اور اس کا فیصلہ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب پر ہو سکتا ہے جو مولوی ثناء اللہ کو دینا چاہیے۔

ان سوالات کا جواب جب مولوی ثناء اللہ شایع کر دینگے تو اصلیت خود بخود کھل جائے گی۔ اور اگر مولوی ثناء اللہ نے ان کا جواب نہ دیا تو ہم خود حقیقت کو آشکارا کریں گے۔ ان سوالات سے اس تعلق کا پتہ لگانا مقصود ہے جو مولوی ثناء اللہ سے عبد اللہ بلوچ کا ہے۔

وہ سوالات یہ ہیں

(۱) کیا عبد اللہ بلوچ اہلحدیث کے دفتر میں ایک عرصہ تک مقیم رہا ہے یا نہیں

(۲) کیا مولوی ثناء اللہ نے اس کو کوئی کتاب یا کتابیں پڑھائی ہیں یا نہیں۔

(۳) کیا عبد اللہ بلوچ کے مضامین کا سلسلہ اہلحدیث میں کبھی نکلا ہے یا نہیں۔

فی الحال میں ان تین سوالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور ان کے جواب پر اس سلسلہ کو انشاء اللہ مکمل کروں گا۔ امرتسر کے کل ذمہ دار حکام اور قابل پولیس افسروں کو بطور خود تحقیق کر لینا چاہیے کہ عبد اللہ بلوچ امرتسر میں کتنے دن ٹھیرا ہے اور کہاں کہاں رہا؟ اس راز کا انکشاف ان کو بہت بڑی مدد دیگا۔

حقیقت نماز شایع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جو ہمیں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے شایع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر بھی ضمناً بحث کی ہے۔ اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ رفروری ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شایع کر چکا ہوں۔ آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اسکی خوبیوں کے کم ہے یعنی عہ محصولڈاک عہ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دار الامان۔

الایمان یزید و ینقص

یہ ایک بڑے معرکے کا مسئلہ ہے حنفیوں کا مذہب ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں اور اسی بنا پر کہ دیا کہ ابوبکر (صدیق) کا ایمان اور ایک اس زمانے کے معمولی مسلمان کا ایمان برابر ہے۔ ان کے سوا دوسرے اہل مذہب ایمان کے گھٹنے بڑھنے کے قائل ہیں۔ حال میں "المنار" مصر کے مشہور عربی ماہواری رسالے میں اس عنوان سے ایک نہایت لطیف مضمون چھپا ہے امید ہے ناظرین الحکم توجہ سے پڑھیں گے۔ ہماری جماعت کو چاہیے آپس میں علمی ذاتی مذاکرے اور مختلف قسم کے معرکۃ الآراء مسایل کے پڑھنے کی مشق ہو۔ بس یہ کرے کہ کوئی مضمون اگر موٹا یا نہ الفاظ میں دیکھا تو شروع کرتے ہی چھوڑ دیا۔ اصل میں ایمان کے زیادہ ہونے کا بیان قرآن مجید کی کئی آیات میں ہے تعجب ہے کہ اسقدر صریح نصوص کے ہوتے کس جرأت سے کہا جاتا ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں۔

دیکھیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۱) انما المومنون اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے ہر مومن جبکہ اسپر قرآن مجید کی آیتیں پڑھی جائیں۔ اپنے نفس میں پاتا ہے یعنی قرآن کے فہم اور اس کے معانی کی معرفت سے ایک خاص قسم کا ایمان (جو پہلے نہ تھا) اس کے قلب میں پیدا ہوتا اور بڑھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ آیت پہلے کبھی پڑھی ہی نہیں تھی اس پڑھنے سننے والے کے قلب میں نیکی کیطرف رغبت اور بدی سے نفرت حاصل ہوتی ہے (جو پہلے نہ تھی) پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور اسکی طاعت کی محبت و سپردم بڑہتی جاتی ہے پس یہی زیادۃ الایمان ہے۔ (۲) الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ یہاں بھی ایمان کی زیادتی کا ذکر ہے جبکہ دشمنوں سے ڈرایا گیا تو بجائے پریشان ہونے کے ان کا یقین ان کا عزم توکل جہاد میں ثبات اور توحید پر جمے رہنا۔ بہ نسبت سابق اور بھی بڑھ گیا۔ اور یہ بات دلیل ہے کہ کسی مخلوق سے نہیں ڈرنا چاہیے [illegible] کا خوف رکھنا چاہیے (۳) واذا ما انزلت سورۃ فمنھم من یقول ایکم زادتہ ھذہ ایمانا۔ اب یہ زیادتی [illegible] اللہ نے اس سورۃ کو نازل کیا۔ بلکہ یہ کہ اگر [illegible] ذکر ہے تو اسکی طرف رغبت بڑہتی ہے۔ اور اگر کسی بات کی ممانعت ہے تو اس سے نفرت وکراہت پیدا ہو جاتی ہے اسلیے فرمایا "وھم یستبشرون" یہ استبشار تصدیق کے علاوہ ہے۔ (۴) وما جعلنا اصحاب النار الا ملائکۃ۔ وما جعلنا عدتھم الا فتنۃ للذین کفروا لیستیقن الذین اوتوا الکتاب ویزداد الذین امنوا ایمانا۔ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حدیبیہ سے واپس ہوئے یہاں سکینہ کو زیادۃ الایمان کا موجب بنایا یعنی طمانیت قلبی کو۔ اور قولہ تعالیٰ ربطنا علی قلوبھم [illegible] زیادتی ایمان ہے جیسا کہ فرمایا والذین اھتدوا زادھم ھدی واتاھم تقواھم اور فرمایا انھم فتیۃ امنوا بربھم وزدناھم ھدی۔ شیخ الاسلام قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں زیادتی ایمان کئی وجہ سے ہے ایک تو اجمال و تفصیل (فیما امر بہ) کا یعنی جن باتوں کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ انکا اجمال و تفصیل دیکھیے کہ تمام خلقت پر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان واجب ہے اور تمام امت پر مجملاً ان امور کا التزام ضروری ہو گیا جن کا انہیں رسول نے حکم دیا ہے مگر بہر حال یہ بات تو ظاہر ہے کہ اوائل امر میں وہ کچھ واجب نہیں ہوا جو کچھ تمام قرآن کے نزول کے بعد واجب ہو گیا۔ ایسا ہی جن باتوں کی رسول علیہ السلام نے خبر دی۔ انپر مفصل ایمان اسقدر ہر مومن پر واجب نہیں جسقدر اس مومن پر واجب ہے جسے تمام احکام کی خبر لگ چکی ہے یعنی جو قرآن اور سنت نبویہ کی معرفت کامل رکہتا ہے اور سب معانی اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اسپر جو ایمان مفصل لازم ہے وہ اس کے غیر پر لازم نہیں۔ اسی بنا پر اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول پر دل وجان سے ظاہر و باطن ایمان لے آئے پھر شرایع دین جاننے سے پہلے مر جائے۔ تو مومن ہی مرتا ہے کیونکہ اسپر صرف ایمان ہی واجب تہا۔ اب جو کچھ اسپر واجب ہوا اور جو کچھ اس سے واقع ہوا (عمل) اس شخص کے ایمان کی مثل نہیں جو شرایع کی کامل معرفت رکہتا ہے۔ اسپر ایمان لائے۔ اور عمل کرے بلکہ اس آخر الذکر کا ایمان "اکمل" ہے۔ کیونکہ جو کچھ اسپر ایمان سے واجب ہوا وہ بہی اکمل اور جو کچھ واقع ہوا وہ بہی اکمل ہے (دوم) جو کچھ ان (مومنوں) سے واقع ہوا اسمیں اجمال و تفصیل ہیں جس نے علم تفصیلی حاصل کیا اور اسپر عمل بہی کیا۔ اس کا ایمان زیادہ کامل ہے اس سے جو صرف مایجب علیہ کو جانے۔ اقرار کرے مگر عمل نہ کرے پہر یہ زبان و دل سے اقرار کرنیوالا مگر عمل بالارکان نہ کرنیوالا اگر اپنے ذنوب کا اقرار کرے۔ اور ترک عمل پر نادم ہو کر اپنے رب کی عقوبت سے ڈرے تو اس غافل سے زیادہ ایمان رکہتا ہے جس نے ما امر بہ الرسول کی معرفت طلب نہیں کی اور نہ اسپر عمل کیا اور نہ اس گناہ کی عقوبت سے ڈرا۔ بلکہ ما جاء بہ الرسول کی تفصیل سے بالکل غافل ہے اور باینہمہ آپ کی نبوت کا ظاہر و باطن دل وجان سے مقر ہے۔ پس جوں جوں کسی خبر رسول یا امر کا علم اسے حاصل ہو گا۔ اس شخص سے اس کا ایمان زیادہ ہو جائیگا جسے یہ خبر حاصل نہیں ہوئی بہیئت مجموعی مجملاً وہ پہلے ہی ایمان رکہتا ہو۔ تاہم تفصیلی طور سے علم زیادتی ایمان کا موجب ہے اسیطرح جو اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کے معانی کو جانے۔ پھر انپر ایمان لائے تو اس کا ایمان اس شخص سے اکمل ہے جسے یہ اسماء معلوم نہیں بلکہ صرف مجملاً سب پر ایمان رکہتا ہے یا بعض اسما کا عرفان رکہتا ہے پس جوں جوں انسان اللہ کے اسماء و صفات و آیات کے عرفان میں بڑہتا جائیگا اسکا ایمان اکمل ہوتا جائیگا۔

[illegible] تصدیق کے مدارج متفرق ہیں بعض میں یہ بات نہ یاد قوی [illegible] شک و ریب سے بالکل دور ہوتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا [illegible] اپنے ذاتی تجربہ سے مشہودات میں محسوس کرتے ہیں۔ ایک ہی چیز کو مختلف قسم کے آدمی دیکھتے ہیں۔ مثلاً رویت ہلال کو لیجیے۔ اگرچہ اس کے دیکھنے میں بہت سے آدمی شریک ہوتے ہیں مگر تاہم بعض کی رویت بعض سے اتم ہوتی ہے اسیطرح آواز کے سننے۔ ایک ہی خوشبو کے سونگھنے اور ایک ہی قسم کے طعام کو چکھنے میں فرق ہوتا ہے پس کیا وجہ ہے کہ قلبی معرفت اور قلبی تصدیق میں متفرق مدارج نہ ہوں۔ اور متعدد وجوہ سے مومن ایک دوسرے سے متفاضل نہ ہوں۔ خود کلام اللہ کے معنے سمجھنے میں کتنا فرق ہوتا ہے پس اسی اعتبار سے ایمان میں بہی فرق ہو گا۔

(چہارم) وہ تصدیق جو مستلزم عمل القلب ہے اس تصدیق سے اکمل ہے جو اس کے عمل کی مستلزم نہیں پس ایسا علم جس سے صاحب علم مذکور عمل کرے۔ یا یوں کہیے کہ ایسا ایمان جسکا ثمرہ اعمال صالحہ ہیں اس علم یعنے ایمان سے اکمل ہے۔ جس کا ثمرہ اعمال صالحہ نہ ہوں۔ دیکھو دو شخص ہیں وہ مانتے ہیں کہ اللہ حق ہے اس کا رسول حق۔ جنت حق۔ نار حق مگر ایک کے ایمان نے تو اللہ کی محبت اسکی خشیت اور جنت کیطرف رغبت اور دوزخ سے

نفرت پیدا کی اور دوسرے کے ایمان نے کچھ بھی ظاہر نہ کیا پس پہلے کا ایمان و علم اکمل ہے کیونکہ قوت مسبّب قوت سبب پر دلالت کرتی ہے اور جسقدر کام وہ مطابق کتاب و سنت کرتا ہے سب کا منشا ایمان اور علم ہے یہ خوب یاد رکھیے کہ جب یقین ہو جاوے کہ فلاں شے اچھی ہے تو آدمی ضرور اسکی طلب میں لگ جاتا ہے ایسا ہی جب کسی شے کی نسبت یقین حاصل ہو جاوے کہ خوفناک ہے تو پھر لامحالہ اس سے نفرت کریگا بھاگیگا اپنا بچاؤ چاہیگا پس جب لازم حاصل نہ ہو تو یقیناً جان کہ یہ عدم حصول ملزوم کے ضعف کے سبب سے ہے۔ کامل ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ لازم ہیں۔ اعمال صالحہ نہیں تو بس ایمان ہی نہیں یا کمزور ہے۔ اسی لئے ہمارے نبی کریم صلعم نے فرمایا لیس الخبر کالمعاینہ یعنے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ دیکھنے سننے میں فرق ہوتا ہے اسکی مثال موسےٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے جب رب العالمین نے انہیں خبر دی کہ تمہاری قوم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تو انہوں نے الواح کو نہیں پھینکا۔ مگر جب بچشم خود یہ پرستش دیکھی تو غصے سے الواح پھینک دیں کیونکہ موسیٰ کو اللہ کی خبر میں کچھ شک نعوذ باللہ ہرگز نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ مخبر کو (جسے خبر دیا گیا ہے) خواہ مخبر (جس نے خبر دی) کے صدق پر یقین رکھتا ہو مگر تاہم مخبَر بہ (جس بات کی خبر دی گئی ہے) کا وہ تصور نہیں کر سکتا جو اسے عند المعاینہ حاصل ہو سکتا ہے خواہ دل سے اسکی تصدیق ہی کرتا ہو پس ثابت ہے کہ معاینہ کے وقت ایسا تصور حاصل ہوگا جو خبر کے وقت نہیں تھا [illegible] (معاینہ والی) اس تصدیق [illegible] سے بڑھ جاتی ہے [illegible] ایمان کا حال ہے۔

(پنجم) اعمال القلوب۔ مثلاً اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت اور اسکی خشیت اور اسکی رجا سب ایمان سے ہیں چنانچہ اسپر کتاب وسنت اور اتفاق سلف شاہد ہیں۔ اور آگے [illegible] ہیں یہ ایک ایسی ظاہر بات ہے کہ ثبوت دینے کی حاجت نہیں۔

(ششم) اعمال ظاہری بھی ایمان ہی سے ہیں اور [illegible] دوسرے [illegible]

(ہفتم) انسان [illegible] (جو کچھ حکم ہوا) کو دلمیں یاد رکھے اور ہر وقت [illegible] تو کر دے [illegible] احکام سے غافل ہو جاوے کیونکہ غفلت ایمان کو گھٹا دیتی ہے اور ایمان تصدیق۔ ذکر۔ اور استحضار کا کمال علم ویقین کے کمال کا موجب ہے اسی لئے عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ہم اللہ کو یاد کریں اسکی حمد کریں اسکی تسبیح وتقدیس کریں تو یہ اس ایمان کی زیادتی ہے اور جب ہم غافل ہو جائیں بھلا دیں اور اعمال ضایع کر دیں تو یہ اسکا نقصان ہے۔

(ہشتم) کبھی انسان کسی بات کا مکذب و منکر ہوتا ہے نہیں جانتا کہ رسول کی اس نے خبر دی ہے یا اس کا حکم کیا ہے کیونکہ اگر جانتا تو تکذیب ہی نہ کرتا اور نہ انکار کرتا۔ وہ پورا یقین رکھتا ہے اس بات پر کہ میں [illegible] سے [illegible] رہا ہوں اور حق ادا کر رہا ہوں۔ پھر کوئی آیت یا حدیث سنتا ہے یا اسپر تدبر کرتا ہے [illegible] کی تفسیر سمجھتا ہے غرض کسیوجہ سے اصلیت کھل جاتی ہے تو پھر اس بات کی تصدیق کرنے لگتا ہے جسکی تکذیب کر رہا تھا اور اسی کا اقرار کر لیتا ہے جسکا اسکو انکار تھا۔ اب یہ ایک نئی تصدیق اور نیا ایمان ہے اس سے اس کا ایمان بڑھ گیا اس سے پہلے کافر نہ تھا [illegible] سے آگاہ نہ تھا۔ یہ قسم بھی کو مجمل ومفصل میں آ سکتی ہے مگر بعض وقت [illegible] کا قلب تفاصیل [illegible] سے کسی شے کی تکذیب وتصدیق سے سلیم ہوتا ہے پھر اسی سادہ قلب پر اجمال کے بعد کوئی تفصیل کھلتی ہے۔ لیکن اہل علم واہل زہد سے کئی ایسے آدمی ہیں جنکو لوگوں نے تفاصیل سے ایسے بہت سے امور ہیں جو ماجاء بہ الرسول کے مخالف ہوتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ مخالف ہیں جسوقت اصلیت کھلتی ہے فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔ یہ ایک جس نے دین میں کوئی نئی بات خطا سے کی اور وہ رسول پر ایمان رکھتا یا خطا سے کوئی کام کیا۔ مگر مومن بالرسول ہے۔ اور یہ ایک مبتدع جو بدعت سے متابعۃ الرسول کا قصد رکھتا ہے۔ وہ اسی قبیل سے ہے۔ پس جو ماجاء بہ الرسول کا علم رکھے اور اسپر عمل کرے وہ اکمل الایمان ہے اس سے جو اسمیں خطا کرے اور جو خطا کے بعد صواب پا سکے اور اسپر عمل کرے وہ اس سے زیادہ ایمان رکھتا ہے جسے اپنی خطا کا علم نہیں ہوا۔

ان آٹھ وجوہ کو زیر نظر رکھتے ہوئے آپ یقیناً جان لیجئے کہ سلف الامۃ اور جل الائمہ کا یہی مذہب ہے کہ ایمان قول عمل اور نیت کا نام ہے طاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت سے گھٹتا ہے۔ امام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ اہل الفقہ والحدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایمان قول وعمل کو کہتے ہیں اور عمل بغیر نیت کے کچھ نہیں۔ پھر کہا ہے کہ ایمان ان کے نزدیک طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے اور تمام طاعتیں ان کے نزدیک ایمان ہیں [illegible] ابو حنیفہ اور اس کے اصحاب کا ذکر کرتے کہ وہ طاعتوں کو ایمان نہیں کہتے بلکہ صرف تصدیق و اقرار (بقول بعض) اور معرفت کا نام ایمان ہے۔ [illegible] حجاز وعراق وشام اور مصر کے تمام اہل الرائے واہل الآثار [illegible] مثل مالک بن انس اور لیث بن سعد اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور [illegible] احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اور ابو عبید القاسم بن سلام اور داود بن علی اور طبری اور جو ان کے پیرو ہیں سب اسی بات کے قائل ہیں کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے یعنے زبان سے اقرار۔ دل کے ساتھ اعتقاد اور اعضاء کے ساتھ سچی مخلصانہ نیت سے عمل کرنا۔ اور کہا کہ ہر فریضہ ونافلہ جس سے اللہ کی طاعت کیجاوے ایمان سے ہے۔ ان سب نے یہی کہا کہ ایمان طاعات سے بڑھتا اور معاصی سے گھٹتا ہے۔ پھر امام نے لکھا ہے کہ مومنوں میں سے اہل ذنوب اپنے گناہوں کے سبب سے کامل الایمان نہیں رہتے۔ بلکہ ارتکاب کبائر سے ناقص الایمان ہو گئے۔ اسی لئے فرمایا رسول صلعم نے لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن (زنا کرنیوالا زنا نہیں کرتا بحالیکہ وہ مومن ہو) یہاں مومن سے مراد مستکمل الایمان ہے۔ اور جمیع الایمان [illegible] مراد نہیں کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ زانی سارق اور شارب الخمر جب اہل قبلہ ہوں تو ورثہ کے مستحق ہیں۔ اس کے بعد مرجیہ۔ خوارج اور معتزلہ کا رد کرتے ہوئے (بدلیل موارثۃ وحدیث عبادۃ بن صامت (فھو [illegible] فی الدنیا فھو کفارۃ) لکھا ہے کہ ایمان کے کئی مراتب ہیں اور ناقص الایمان کامل الایمان کے برابر نہیں ہو سکتا جبھی تو انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت الایۃ کے آخر میں ھم المومنون حقا فرمایا اور نبی صلعم نے [illegible] اکمل المومنین ایمانا مومنوں میں سے اکمل ایمان والا جس سے ظاہر ہے کہ ناقص الایمان بھی ہوتے ہیں پھر فرمایا اوثق الایمان الحب فی اللہ اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔ یہ سب حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ بعض ایمان اوثق اور اکمل ہوتے ہیں۔ اسیطرح ابو عمر الطلمنکی نے اہل السنۃ کا اجماع بیان کیا ہے۔ کہ ایمان۔ قول وعمل ونیت کا نام ہے اور امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ نے کہا کہ جب امام فخر الدین رازی نے امام شافعی کے مناقب تصنیف کئے اور ان کا قول ایمان کے بارے میں "قول باللسان۔ عقد بالجنان۔ عمل بالارکان" یعنے اور صحابہ وتابعین کی مانند لکھا۔ چنانچہ شافعی نے خود ہی کہا کہ اسپر اجماع

صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے ہے تو امام رازی پر یہ قول بڑا مشکل گذرا کیونکہ اہل کے
دل میں اہل بدع و خوارج معتزلہ جہمیہ کرامیہ مرجیہ کا شبہ خلجان کر رہا تھا کہ شئے
مرکب میں سے جب بعض اجزا دور ہو جائیں تو کل کا زوال لازم آتا ہے۔ شیخ الاسلام
فرماتے ہیں اس کا جواب سہل ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہیئت اجتماعی جیسی کہ تھی
قائم نہیں رہی لیکن بعض کے زوال سے باقی کا زوال لازم نہیں آتا۔ اسکی
مثال بدن الانسان ہے جب انگلی کٹ جائے یا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو
تو بالاتفاق انسان پھر بھی انسان ہی رہتا ہے۔ ہاں ناقص انسان کہہ سکتے ہیں۔
اسی لئے شارع علیہ السلام نے زانی۔ سارق۔ شارب الخمر سے ایمان کی نفی
کی ہے۔ یعنی وہ مجموعہ جس کا نام ایمان ہے۔ ذنوب کے ساتھ کامل مجموعہ
نہیں رہتا مگر کہتے ہیں کہ اسطرح بعض ایمان جاتا رہا۔ اور بعض باقی رہ گیا۔
اور یہ فائدہ ہے کہ جب بعض جاتا رہے تو باقی بعض بھی چلا جاتا ہے۔ جس
اسی خود ساختہ اصل سے خائف ہو کر مرجیہ بہ نسبت زیادۃ الایمان و نقص الایمان
کے لفظ سے بہت نفرت کرتے تھے کیونکہ بعض کے جانے سے کل کا جانا ان لوگوں
قواعد کے مطابق لازم آتا ہے جو ایمان کے متعلق بعض اور رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں
ہیں اور جہمیہ کے نزدیک ایمان ایک ہی واحد شئے ہے جو تعدد کو قبول ہی نہیں کرتا۔
مگر یہ ایسا واحد ہے جس کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ گویا وحدانیت ہے
اور جیل کیطرح اسکی بھی وحدانیت ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں جہمیہ اس سے انہیں اس مغالطہ میں ڈالا
کہ انسان میں بعض ایمان اور بعض کفر جمع نہیں ہو سکتے جس کی نسبت اعتقاد
رکھتے ہیں کہ یہ مسلمانوں میں متفق علیہ مسئلہ ہے چنانچہ ابوالحسن الاشعری نے
ایسا ہی ذکر کیا) اور جس اعتقاد پر اجماع کا باطل خیال انہیں مستولی ہوا۔ اس نے
انہیں ایسے عقیدہ کا پابند کر دیا جو بالکل مخالف اجماع ہے۔ ہاں اس
اجماع سلف کے مخالف جسے کسی ائمہ نے ذکر کیا بلکہ ایک سے زیادہ نے تو اس
شخص کے کفر کا فتویٰ دیا جو جہمیہ کا عقیدہ ایمان کے بارے میں رکھے۔ اور
اس کیلئے نظائر متعدد ہیں۔ دیکھئے انسان ایک قول مخالف نص یا اجماع قدیم
کہتا ہے اسبات کا یقین رکھتے ہوئے کہ وہ نص اور اجماع سے متمسک ہے
جب اس کے علم و اجتہاد کا یہی منتہا ہے تو صداقت کا ثواب دیتا ہے۔ اور جسکی معرفت
سے عاجز رہا وہ معاف کر دیتا ہے۔ بعض لوگ انہیں میں سے کہتے ہیں کہ ایمان
من حیث ہو ایمان (اس حیثیت سے کہ وہ ایمان ہے) زیادت و نقصان کو
قبول نہیں کرتا۔ میں کہتا ہوں یہ کہنا تمہارا ایسا ہی ہے جیسے تم لوگ کہا کرتے
ہو۔ من حیث ہو انسان۔ من حیث ہو حیوان و من حیث ہو موجود و جوان
مسمیات کے لئے ایک وجود مطلق مجرد از جمیع قیود و کلمہ صفات یقین کرتے ہو
حالانکہ خارج میں اسکی کوئی حقیقت نہیں۔ اور سوا اسکی کچھ نہیں کہ وہ ایک ایسے شئے
ہے جسے انسان اپنے ذہن میں فرض کر لیتا ہے جیسے ایک ایسا موجود فرض کر لیں
ہیں جو نہ قدیم ہے نہ حادث۔ اور نہ قائم بنفسہ اور نہ قائم بغیرہ۔ ایسا ہی (انسان
من حیث ہو ہو) کو اذہان میں فرض کر لیا جاتا ہے اعیان میں تو ان کا وجود
نہیں۔ اسی طریق پر ایمان کو فرض کیا ہے جیسے ایسا ایمان ہے جو ہر ایک
کوئی مومن متصف نہیں بلکہ ہر ایک قید سے مجرد ہے مگر تو کوئی صفت الخارج
ایسا ایمان ہے جو مومنوں کے ساتھ نہ ہو اور نہ کوئی ایسی انسانیت فی الخارج
ہے اس کے جسکے ساتھ انسان متصف ہے بلکہ ہر انسان کے لئے انسانیت
ہے جو اسی (انسان) کے ساتھ خاص ہے اور ہر مومن کے لئے ایک ایمان ہے
جو اسی مومن کے ساتھ خاص ہے۔ اب یہ کہ انسانیت عمرو کی انسانیت کے
مشابہ ہے مگر وہ وہی نہیں (یعنی زید کی انسانیت وہی نہیں جو عمرو کی انسانیت
ہے ہاں اشتراک ان دونوں میں ہے مگر وہ امر کلی مطلق ...
میں ہوتی ہے فی الخارج اس کا کوئی وجود نہیں مگر اس کے افراد ...
(اور ہماری بحث اس ایمان کی نسبت ہے جو فی الخارج پایا جاتا ہے)

جس وقت کہا جائے کہ زید کا ایمان عمرو کے ایمان کی مثل ہے تو وہ واحد نہیں
ہوتا بلکہ ہر ایک کو ایک تعین خاص کر رہا ہے۔ اور یہی ہے وہ ایمان جو زیادت
و نقصان کو قبول کرتا ہے اور جو شخص تفاضل ایمان کی نفی کرتا ہے۔ وہ اپنے
جی میں ایک ایمان مطلق تصور کر لیتا ہے جیسے کہ ایسے انسان کا تصور
(وہمی) کر لیتے ہیں جو جمیع صفات معینہ سے خالی ہو مگر وہ ہوتا کیا ہے کچھ
بھی نہیں۔ پھر یقین کرتا ہے کہ بس یہی وہ ایمان ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے
اور یہ تفاضل کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ یہ تو اپنے نفس میں ہی تعدد کو قبول نہیں
کرتا کیونکہ وہ ایک تصور (خیال) محض ہے جو اپنے متصور کے نفس میں قائم
ہے اور اسی وہم کی بنا پر بہت سے لوگ ان میں سے سمجھتے ہیں کہ امور مشترکہ جو
کسی ایک شئے میں ہوں وہ بلحاظ شخصیت و عینیت ہی واحد ہیں۔ اسی غلطی نے
بڑے بڑے ان کے علماء و فقراء کو اس گمراہی میں ڈالا کہ وجود کو بھی
ایسا ہی سمجھ بیٹھے۔ پہلے انہوں نے تصور کیا کہ تمام موجودات مسمی
الوجود میں مشترک ہیں یعنی سب کے ساتھ وجود ہے پھر اس وجود کلی کا نہ کہ
اپنے نفس میں تصور کیا اور اسے فی الخارج ہی سمجھ بیٹھے جیسا کہ وہ ان کے
خیال میں تھا پھر سمجھے کہ بس وہی وجود اللہ ہے (تعالیٰ اللہ
عما یقول الظالمون علواً کبیراً) گویا رب العالمین کو وہ وجود
... جو اپنے متصور کے نفس ہی میں ہوتا ہے۔ اور فی الخارج بالکل نہیں
پایا جاتا۔ اسیطرح بہت سے لوگ اعداد مجردہ اور حقائق مجردہ کا تصور
کرتے ہیں اور اسے المثل الافلاطونیہ بولتے ہیں۔ اور ایسا ہی
ایک ایسا زمانہ کا تصور کرتے ہیں جو حرکت و متحرک سے مجرد ہو اور ایسے
بُعد کا جو اجسام اور انکی صفات سے مجرد ہو پھر گمان کرتے ہیں کہ ایسے
زمانے اور بعد کا وجود فی الخارج ہی ہے۔ الغرض یہ سب اسی غلطی میں
ہیں کہ ما فی الاذہان کو ما فی الاعیان سمجھ بیٹھے ہیں اور صرف دعویٰ اعتقاد
سے ہر ایک بالعقل و رنقل سے ہو گئے۔

اور حافظ ابن حجر شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ سلف کا یہی مذہب ہے۔ ایمان
بڑھتا اور گھٹتا ہے مگر اکثر متکلمین نے اس کا انکار کیا ہے امام نووی نے
کہا ہے کہ اظہر اور مختار یہی ہے کہ تصدیق کثرت نظر اور وضوح ادلّہ سے
بڑھتی گھٹتی ہے۔ اسی بنا پر صدیق کا ایمان اس کے غیر سے اقوی تھا
کیونکہ اسے کوئی شبہ لاحق نہ ہوتا تھا اور ہر ایک جانتا ہے کہ جو کچھ
دل میں ہو وہ بڑھتا ہے یہانتک کہ بعض اوقات بہ نسبت ماسبق زیادہ
یقین اور اخلاص اور توکل اپنے آپ میں پاتا ہے۔ اسیطرح تصدیق
و معرفت بھی بااعتبار کثرت و قوت کے بڑھتی ہے۔ اور سلف سے جو
الایمان یزید و ینقص منقول ہے اسکی عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں
سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور ابن جریج وغیرہم سے
روایت کی ہے۔ اور ابوالقاسم نے اپنی کتاب السنۃ میں شافعی اور
احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اور ابی عبید اور دیگر ائمہ سے نقل کیا ہے
اور بخاری سے بسند صحیح مروی ہے کہ میں ہزار سے زیادہ علماء امصار
ملا۔ اور کسیکو اسبات میں اختلاف کرتے نہیں دیکھا کہ ایمان قول اور
عمل کا نام ہے اور بڑھتا گھٹتا ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے صحابہ و تابعین
کی ایک جمع کثیر سے یہ روایت کی۔ اور فضیل بن عیاض اور وکیع نے اہل سنت
کا یہی عقیدہ نقل کیا ہے اور حاکم نے امام شافعی کے مناقب میں لکھا ہے کہ ابوالعباس
الاصم نے ربیع سے خبر پائی کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے سنا کہ ایمان قول
و عمل کا نام ہے بڑھتا گھٹتا ہے اور ابونعیم نے سوانح شافعی لکھتے ہوئے
حماد میں ربیع سے یہی روایت کی ہے۔ ... کہ ایمان طاعت سے
بڑھتا ہے اور معصیت سے گھٹتا ہے اور آیت پڑھی (ویزداد الذین
آمنوا ایماناً) اور امام احمد نے اپنے مسند میں روایت کیا

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ الایمان یزید وینقص اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت کی ہے اور صحابہ وتابعین وائمہ دین اہل سنت وجماعت، وتمام اہل حدیث اور علماء صوفیہ کے آثار اس مسئلہ کے متعلق اسقدر ہیں کہ اس مختصر میں انکی گنجایش نہیں سب کا اسی پر اتفاق ہے کہ الایمان قول باللسان وعقد بالجنان وعمل بالارکان یزید بالطاعۃ ویضعف بالعصیان۔

اس قیمتی مضمون پر المنار کے لائق ایڈیٹر نے بہت عمدہ ریمارک دیا ہے جو یہ ہے نقلی بحث سے تو مضمون نگار نے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے جو طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے ہم عقلی نظر سے بھی دیکھتے ہیں تو یہی حق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس اعتقاد نے کہ ایمان ہی آخرت میں نجات وسعادت کا موجب ہے اور مومن بننے کے لئے صرف اس بات کی تصدیق کافی ہے کہ جو کچھ نبی صلعم لائے وہ حق ہے اور ایمان میں عمل داخل نہیں مسلمانوں کو **فسوق** اور **عصیان** پر جرأت دی اور صرف اس **فاسد و باطل** عقیدے نے قرآن مجید کی معنوی تحریف پر ابھارا۔ بحالیکہ قرآن تو باواز بلند پکار رہا ہے کہ **نجات وفلاح** ایمان اور عمل صالح دونو سے ہے نہ صرف ایمان سے نہ صرف عمل صالح سے۔ ایسا ہی ہلاکت اخروی بھی کفر اور مظالم میں بڑھ چلنے سے ہے۔ انکے متعلق جسقدر آیات ہیں وہ تھوڑی نہیں بلکہ بمشکل گنی جا سکتی ہیں مگر یہ اہل مذہب ہیں برابر انکی تاویلیں کئے جاتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے۔ انکی تاویلوں کا بد اثر ایسا پڑا۔ کہ ہمیشہ اچھے اچھے فہیم مسلمان غلط فہمی سے کہنے لگ گئے۔ کہ دنیا اور آخرت کے عذاب سے بچانے اور لذات اخروی دلانے میں عمل کو کوئی اتنا بڑا دخل نہیں بس صرف تصدیق بما جاء به النبي کافی ہے وہ بھی مفصلاً نہیں بلکہ مجملاً۔ اور قرآن کی ان تمام وعیدوں کو کفار کے حق میں خیال کرتے ہیں (جب مشرکوں کا ذکر سنا تو کہہ دیا کہ یہ بت پرستوں کا ذکر ہے ہم تو ہوئے مسلمان خواہ ان سے زیادہ قبر پرستی و درخت پرستی اور کیا کیا پرستی کرتے ہوں اور جب کسی نبی کے انکار کا وعید پڑھا تو کہہ دیا اگلی امتوں کی نسبت ہے اور یہ خیال نہیں کہ ہم بھی ایک مامور من اللہ کی تکذیب کے مجرم ہو رہے ہیں) اور انہیں سے خاص سمجھتے ہیں گویا الٰہی سنت اس امت کے ساتھ اگلی امم کے خلاف ہو گئی اور گمان کرتے ہیں کہ یقین و اذعان کا وجود بدوں اسکی تاثیر طبعی یا خاصہ فطرتی (جو عمل ہے) کے بھی پایا جا سکتا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہے۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل گولیکی ضلع گجرات

کیا خریداران میگزین توجہ فرمائینگے

خط وکتابت کا ایک بڑا حصہ ابتک میرے نام پر یا ایڈیٹر کے نام پر ہوتا ہے جس سے نہ صرف میرا وقت ضایع ہوتا ہے۔ بلکہ خطوط کی تعمیل میں بھی دیر ہو جاتی ہے اسلئے التماس ہے۔ کہ جملہ صاحبان ہر قسم کی خط وکتابت متعلق میگزین کے منیجر میگزین یا نائب ناظم میگزین سے کریں البتہ اگر کسی مضمون کے متعلق خط وکتابت کرنی ہو تو وہ ایڈیٹر سے کریں۔

خاکسار محمد علی از قادیان

ایک قابل تقلید نمونہ

اخبار بدر و الحکم کے ذریعہ احمدی احباب تک یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ مسجد مبارک کے لئے زمین خرید کی گئی ہے۔ جو مسجد سے متصل ہے اور جسکا مدت سے انتظار ہو رہا تھا۔ اور یہ بھی اطلاع دیگئی ہے کہ مبلغ للعہ اس زمین کی قیمت ہے۔ اور للعہ روپے قریب مسجد مبارک کی تعمیر پر خرچ ہوگا۔ یہ وقت ہے۔ کہ احمدی احباب فراخدلی اور عالی حوصلگی سے کام لیکر کار خیر میں قدم بڑھا کر فاستبقوا الخیرات پر عمل کرنیوالوں میں داخل ہو جائیں۔

اس چندہ کی تحریک کرتے ہوئے مجھے اس بات کے اظہار کی بڑی خوشی ہے۔ کہ جماعت نے اسطرف ایک حد تک توجہ کی ہے۔ اور بعض مخلصوں نے قابل تقلید نمونے دکھائے ہیں انہیں سے دو نمونے میں اسجگہ آپکے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اول الذکر میاں محمد حسن صاحب دفتری۔ دفتری میگزین قادیان ہیں۔ پہلے انہوں نے حسب استطاعت نقد چندہ میں حصہ لیا۔ پھر اس کے بچے رحمت علی نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے والد یعنی محمد حسن صاحب مذکور نے میری مرحومہ والدہ کا بقیہ زیور مسجد کے چندہ میں دیدیا ہے اسپر میاں محمد حسن صاحب نے تمام زیور اسی روز مسجد مبارک کے چندہ میں دیدیا۔ جو ایک غریب انسان کی طاقت سے بڑھکر ہے۔

دوسری مثال جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میاں حشمت اللہ صاحب احمدی ساکن شاہجہانپور رفیدارگا ڈپٹی کمشنر تیزپور آسام ہیں جنہوں نے مبلغ صہ اس مبارک چندہ میں عطا فرمائے ہیں گو یہ رقم کسی امیر کے لئے بہت بڑی رقم نہیں مگر ایک عدد ملکار کے لئے بہت بڑی رقم ہے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں اور نہ کوئی دنیادار کر سکتا ہے یہ ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنی جان و مال کی کوئی پروا نہیں کرتے۔

ان دو مثالوں سے میری مراد یہ نہیں کہ کوئی اور رقم وصول نہیں ہوئی۔ کیونکہ بعض اور بھائیوں نے بڑی ہمت سے کام لیا ہے۔ مثلاً حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے یکصد روپیہ عطا کیا ہے۔ جماعت لاہور نے آٹھ سو روپے کے قریب اس فنڈ میں جمع کیا ہے۔ اسیطرح خود قادیان دارالامان کی جماعت نے بھی پانسو روپے کے قریب جمع کرنیکا انتظام کیا ہے۔ مگر مندرجہ بالا مثالیں بہت ہی قابلقدر ہیں اور یہ اسلئے شائع کیا جاتا ہے کہ شاید کسی دوسرے بھائی کیلئے تحریک کا باعث ہو۔ والسلام

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے عام اعلان

قادیان سے جسقدر تحریکیں سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے ہوتی ہیں۔ وہ قومی اور سلسلہ کی تحریکیں ہیں جنکے لئے صدر انجمن احمدیہ ہرطرح ذمہ وار ہے۔ لیکن چونکہ یہاں بعض ذاتی اور شخصی کام بھی ہو رہے ہیں جنکا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے نہیں۔ اور نہ انجمن انکے نفع ونقصان کی ذمہ وار ہے۔ ایسی صورت اور حالت میں جو تحریکیں اخبارات کے ذریعہ یا کسی اور صورت سے کیجاویں۔ وہ ذاتی امور شخصی ہونگی۔ ایسا ہی بعض لوگ یہاں کے بعض اشخاص کے ذاتی کاموں یا کارخانوں میں شراکت کرتے ہیں۔ یا کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ اس قسم کی شراکتوں کی ذمہ وار نہیں ہے۔ اسلئے انجمن نے اپنے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ تمام احمدی احباب کو مطلع کیا جاوے۔ کہ جو لوگ قادیان میں کسی خاص شخص کے کسی ذاتی کام میں یا کسی کارخانہ میں کسی دنیوی غرض کے لئے شراکت کرنا چاہیں وہ ہرطرح کی سوچ بچار کے بعد شراکت کیا کریں۔ کیونکہ اگر اسطرح کی شراکت سے کسی کو کوئی نقصان پہونچا۔ تو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یا صدر انجمن احمدیہ اسکی ذمہ وار نہ ہوگی۔ اور نہ معاملات میں حضور علیہ السلام کا یا انجمن کا کوئی تعلق یا دخل نہ ہوگا

محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

آجکل دنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر بزمان مرسلین یا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں بھی ملیگی نہیں زلازل آئیں تو کبھی ہیں تلخ و زلزلے وطاعون جو یہود یوں پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہوگئی جس سے ہندوستان پنجاب میں قیامت برپا کر رہی ہے اگر ہمیں اسکا باعث معلوم کرنا ہو تو وہ قرآن مجید کی آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا میں غور و خوض کریں۔ اور ان آفات سے بچنے کی تو بہ و استغفار کو اپنا حرز جان بنائیں اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد صدی چہاردہم کا الہامی اسم اعظم رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور ظاہری اسباب ظاہری تریاقات طاعون معروف بہ طاعون کشا کے چند قطرات روز کھانے سے جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ہم نے اس عجیب و غریب تاثیر کا تجربہ کیا ہے کہ طاعونی ایام میں بخوف چڑھنے بخار کے اگر اسکے چند قطرات کا نوں میں ٹپکا دیے جائیں اور اسکی مالش بدن پر کی جاوے تو فوراً سر درد و بخار کا فوری اثر سرسام و گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت و سرور حاصل ہوگا جن لوگوں کو گلٹی نکل آئی ہو اگر ان کے بدن پر گلٹی میں ملا کر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے بارہا کا مجرب ہے علاوہ ازیں اور بہت امراض کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ فی درجن معہ دیگر لوازمات

مکھی مچھر ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون کے دنوں میں چوہوں اور مردوں پر سے مکھی یا مچھر جس تندرست انسان کو کاٹے وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے ہم نے یہ تیل اسی غرض سے تیار کیا ہے کہ بدن کے کھلے حصوں پر جہاں مکھی و مچھر کاٹنے کا احتمال ہو اسکو ملا کرتے ہیں کاٹنا تو کجا پاس نہیں پھٹکتے۔ ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ۔ پتہ حکیم نور محمد پروپرائٹر کارخانہ ہمدم صحت و **شفاخانہ** **موکل ضلع لاہور سے بذریعہ وی پی طلب کرو۔ نوٹ۔** جو اخبار یہ اشتہار مفت درج اخبار کریگا اسکے واسطے ایک ایک شیشی نمونہ نوری شفاخانہ موکل میں بھیجی جائیگی۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری میں ہر ایک کی تیز رفتاری مریضوں کی آزاری آجکل عجیب ہو رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول ان کا نمونہ منگا کر دیکھ لو اس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہے قوائے تناسلیہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے ایک لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی بالیہ شکایات کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ لکھ ماریں کہ جواہرات سے تیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگاکر تجربہ کریں پسند ہو تو طلب فرماویں قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ **طلاء طلسمی** بیرونی مالش اور جوانی کے لئے اعتدال اور علط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتی ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتی ہیں وہ ہمارے اس **طلاء طلسمی** سے فائدہ اٹھائیں۔ اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ دو روز میں کچھ فائدہ پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزما لو قیمت چہار آنہ۔ سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دعاؤں سے تیار کیا ہوا قیمت ایک تولہ عہ۔ منجن دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانتوں کو مضبوط بنانا اسی منجن کا کام ہے فی بکس ۔ المشتہر حکیم محمد یوسف حکیم مزار حسینی ملک کانگڑہ

برادران ملک

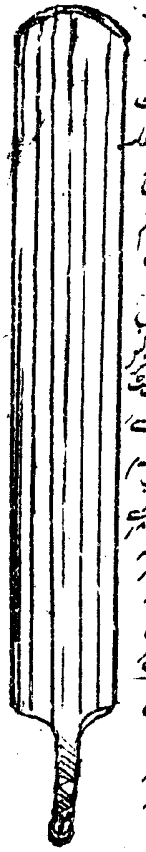
کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا خواہشمند تھا۔ شکر صد شکر! کہ آج بارہ سال کی لگاتار کوششوں کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے یہ خضاب تیل ہے۔ جو ڈاڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگاتے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھنورے کی طرح کالا۔ ملائم اور چمکدار بنا تا ہے پندرہ روز کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ قیمت فی بکس صرف عہ روپیہ ہے محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی

محلہ عطار گلی۔ پوسٹ مانڈوی بمبئی

سامان ورزش کی رعایتی فہرست



کرکٹ بیٹ۔ سیاہی ریشمی دار کشمیر کی لکڑی کے ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بیٹ ہونگے نہایت پایدار ہر قیمت ہے روپیہ کرکٹ بیٹ سید عوض کشمیر کی لکڑی کے کین ہینڈل مع دو ربڑ کے بیچ کے نہایت عمدہ ہیں۔ کرکٹ بیٹ لکڑی ورنہ کم کی ہوگی ہینڈل میں ایک بڑا اور کین ہوگا جمائی کٹ بیٹ آل کین۔ لکڑی چیدہ مضبوط اور پایدار پریکٹس کے لئے عمدہ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ہیں کر بچوں کے کرکٹ سٹ کم ۱۲-۱۳ برس کیواسطے دو ایک سٹ

ایک بال لکڑی کا بکس فی سٹ ہے

۱۰ اور ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹ کیپ بال فیکس

فٹ بال عمدہ کالو ہا بہت پایدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار

بچوں کا فٹ بال معہ بلیڈر

کرکٹ بال کٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کا

کرکٹ وکٹ فی کاپی

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سیالکوٹ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بال از قسم پریکٹس کرکٹ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے عمدہ قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم ہیں اسکو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں نیاز مند حاکم علی بیٹیا سنگھ

راقم غلام محمد خان ضلع گورداسپور

مقامی شہادت صداقت ظاہر کرتی ہے

کلکتہ کے اکثر معزز طبیب اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں اور ان بیسیوں بیانات میں جو اس اخبار کے کالموں میں شائع ہوتے ہیں انکی شہادت کا [illegible] ہیں۔ ایسے اشخاص کی شہادت کی نسبت جو کہ ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہیں اس قسم کی رائے جیسی کہ ذیل درج ہے زیادہ معتبر ہوتی ہے [illegible] کلکتہ کی شہادت زیادہ مفید و قابل یقین ہوگی اور ڈاکٹر ولیمس [illegible] دوا خانہ ۴۴ بہو بازار سٹریٹ واقع ہے اور جنہوں نے سرکاری ریلوے کے ہسپتالوں [illegible] بہت اچھا تجربہ حاصل کیا ہے۔ اور [illegible] کلکتہ [illegible] طبیب ہیں کی شہادت سے زیادہ اچھی اور کس کی ہوگی۔ وہ لکھتے ہیں [illegible] کی ورلیمنٹ اور گردہ کی گولیاں ڈاکٹر ولیمس [illegible] گردہ اور پیشاب [illegible] میں لوگوں کو استعمال کراتے ہیں [illegible] معلوم ہوا کہ وہ بہت مفید ہیں کیونکہ ایسے مریضوں [illegible] استعمال سے [illegible] ہونا اسکی نشانی ہے کہ گردے کمزور یا خراب ہو گئے [illegible] اگر انکی قوت سے زیادہ ان سے کام لیا جائے تو وہ [illegible] مزاج کا چڑچڑاپن اور [illegible] کی بیماری وغیرہ کا باعث ہوتے ہیں [illegible] استسقا (جلندر) [illegible] اور اسی قسم کی مہلک بیماریاں [illegible] کا احتمال ہوتا ہے [illegible] اور گردے کی گولیاں ڈاکٹر ولیمس [illegible] کی بیماریوں کے لئے مجرب دوا ہیں [illegible] خرابی کے خوف کے استعمال کر سکتا ہے۔ تمام دوا فروشوں [illegible] یا براہ راست ڈاکٹر ولیمس [illegible] سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ یا چھ شیشیوں کا ۸ء۔ اگر آپ اپنی [illegible] اشتہار کو [illegible] اخبار [illegible] تو آپکی فرمائش کی تعمیل [illegible] لیے کی جائے گی۔

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام حصہ دوم۔ یہ بے نظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں [illegible] نہایت شرح و بسط کام لیا ہے [illegible] قیمت [illegible] آریہ مذہب کی حقیقت کو [illegible] کر دیا ہے [illegible] اسلام پر کرتے ہیں قیمت [illegible] نماز [illegible] حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے [illegible] اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے۔ یہ رسالہ [illegible] سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب [illegible] کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر [illegible] رسالہ [illegible] قیمت [illegible] فیصلہ آسمانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے [illegible] قیمت [illegible] نور القرآن حصہ دوم۔ عیسائیوں [illegible] قیمت [illegible] ایڈیٹر الحکم کی تالیفات۔

تفسیر القرآن پارہ اول۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے [illegible] پسند فرمائی ہے [illegible] یہاں تک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اسکو قبولیت ہوگئی ہے قیمت فی پارہ [illegible] سلسلہ عالیہ کی تعلیم [illegible] المشتہر

منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

ایک لاکھ پچیس ہزار تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہیئے

بر درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

(سرمہ مصفیٰ نور)

[illegible] دھند لگا اور آنکھیں صاف ہو گئیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جسنے نزول ماء تک فائدہ دکھلایا ہے اور باقی امراض جالا پھولا۔ دھند غبار۔ [illegible] پانی۔ پڑبال ناخارش۔ موتیا بند۔ ابتدائی سرخی ناخنہ وغیرہ جیسے ہی [illegible] استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ سینکڑوں سارٹیفکٹ معززین و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں [illegible] سرمہ [illegible] کو کافی ہر ایجنٹوں کی ضرورت ہر ملک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے سے روانہ ہونگی دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے سرمہ نور خاکی فی تولہ [illegible] سرمہ سیاہ [illegible]

سوتی [illegible] بالانشین خوش وضع ایسا کہ ریشمی معلوم ہوتا ہے مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ۔ جاڑوں میں۔۔۔ توشک لحاف کے واسطے پائدار خوبصورت کپڑا ہے۔ فی تھان طول ۴ درعہ [illegible] عرض [illegible] قیمت صرف [illegible] فرمائشات وی پی منگانے میں جانبین کا اطمینان محصول بار روانہ خریدار [illegible] خط و کتابت و [illegible] بنام مینیجر کارخانہ سرمہ نور [illegible] ہونے چاہیئے۔ المشتہر [illegible] مالک کارخانہ سرمہ [illegible]

آٹا پیسنے کی مشین۔ آہنی اور کماد [illegible] آہنی مستری مولا بخش و غلام حسین [illegible] ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

بلا تعصب

پندرہ روزہ اخبار بلا تعصب جاری کر دیا گیا ہے جو صاحب نمونہ کا پرچہ دیکھنا چاہیں [illegible] ٹکٹ ارسال کر کے منگوا لیں۔ یقیناً [illegible] ہر ممبر کو اسکا دیکھنا ضروری ہے۔ المشتہر عبد العزیز۔ جگدمبا پرشاد مقام زینت محل دہلی۔

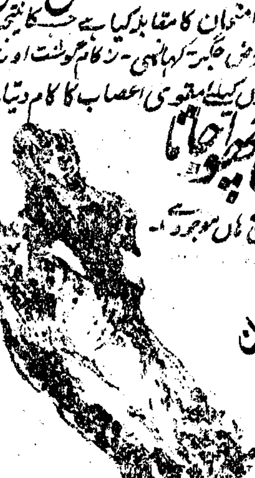
سنہ ۱۸۶۴ء سے سنہ ۱۹۰۱ء تک

وقت کا امتحان

سینتیس سال سے زیادہ سکاٹس املشن نے [illegible] سخت امتحان کا مقابلہ کیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے [illegible] تمام جہان میں مستند علاج امراض [illegible] گوشت اور ہڈی کی کمی کا ہے اور باپ بیٹے دونوں کیلئے مقوی اعصاب کا کام دیتا ہے

ہاتھ سے نہیں چھوڑا جاتا

فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔



اسکاٹ اینڈ براون [illegible]

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا [illegible] املشن اور اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے